فضاؤں میں ہوئی تحلیل جب سرکارؐ کی چاہت
عمرؓ آئے نبیؐ کے پاس بن کر شاہؐ کی راحت

بڑے محمود لمحوں میں دعاؤں کا جواب آیا
تیرےؐ دربارِ عالی میں عمرؓ ابن خطاب آیا

خوشی کی اک لہر اٹھی عمرؓ تھے دین کے سائے
خدا کے دین کی قوت بڑھی جب سے عمرؓ آئے

عمرؓ خطاب جب شمشیر براں لے کے چلتے تھے
تو دشمن خوف سے تھرائے اُنؓ کی راہ سے ہٹتے تھے

تیرے ہاتھوں میں شمشیر براں کیا زیب دیتی تھی
کلیجے دشمنانِ دین کے جو چیر لیتی تھی

مجھے ہے انس حضرت عمرؓ کی پاک ہستی سے
کہ انؓ کو عشق تھا سرکارؐ تیری پاک ہستی سے

عمرؓ کے عقد میں بیٹی علیؓ کی اک دلاری تھی
تو امؓ مومنیں بھی عمرؓ کی اک بیٹی پیاری تھی

غلام سرورِ دیں آپؓ کی عظمت کا کیا کہتا
رہا ہر حال میں منظور حضرتؐ کے قریں رہتا

تیرا نام مقدس تو ہوا عشرہ مبشرہ میں
تیرا روضہ بھی ہے سرکارؐ کے پہلو مطہرہ میں

ہمیں حضرتؓ گناہوں کی سزاؤں سے بچا لیتا
میرے کنبے کو بھی آقاؐ اماں دیتا

ہمیں آسانیاں درکار ہیں اب دین کے کاموں میں
سبھی ہم کام اچھے نام ہو جائے غلاموں میں

تمہاری زائرہ کی آرزو ہے حشر برپا ہو
کنیزِ سیدؐ و سالار کا ہر سمت چرچا ہو

کلام نمبر 57

یہ ذوالنورینؓ ہیں سرکارؐ سے اک خاص نسبت ہے
یکے بعد دگر آقاؐ کی دخترؓ تیری قسمت ہے
نکاح میں آپؓ سے سرکارؐ عالم کی بڑی بیٹیؓ
ہوئی جب فوت وہ، تو دوسری منکوحہ تھی چھوٹی
بڑی ہے شانِ عثمانؓ کی نبیؐ سے رشتہ داری ہے
مگر سرکارؐ سے عشق و محبت سب پہ بھاری ہے
کبھی جنگ و جدل میں مال و زر کی کچھ ضرورت ہو
خزانے پیش کرتے ہیں کہ دین کی سب خیریت ہو
غنا کا حال یہ اونٹوں پہ ہدیے پیش کرتے ہیں
کبھی یا تحائف سے ہدیے نبیؐ کے پاس رکھتے ہیں
جو مشکل آئے پانی کی تو عثمانؓ آگے بڑھتے ہیں
ادا کرتے ہیں قیمت چاہ کی اور شکر کرتے ہیں
یہاں تک بات بڑھتی ہے کہ اللہ پاک کہتے ہیں
کہ عثمانؓ آج سے ہم تم کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں
تیرے اعمال ہیں مقبول تر کافی میرے پیارے
اسی خاطر ہے جنت منتظر در کھول کر سارے
حیا عثمانؓ کی ضرب المثل ہے ساری دنیا میں
صبر تیرا مثالی فیض بھی ہے جاری دنیا میں
ادائیں آپؓ کی اے زاہدہ تیرے مقدر ہوں
تمہاری آل کو عزت حیا پردے مقدر ہوں

لقب آپؓ کا شیرِ یزداں بھی ہے
مگر سیف اللہ کا عنواں بھی ہے
وہ عشقِ نبیؐ اللہ دل میں لئے
تھے بچوں میں پہلے مسلماں ہوئے
عمر آپؓ کی تو تھی گیارہ برس
مگر شوق سے لیتے دیں کا درس
معلم تھے ان کے خدا کے نبیؐ
نگاہِ نبیؐ دیکھتی تھی سبھی
ذہانت علیؓ کی تھی ایسی بھلی
وہ تہ کو پہنچ جاتے ہر بات کی
کہ شہرِ علم کا وہی باب تھے
ہو واقف ہوئے دیں کی ہر بات سے
محبت تھی آقا سے جن کو بہت
وہ کرتے حفاظت نبیؐ کی سخت
وہ سیف اللہ بن کر دکھاتے رہے
تیرے دشمنوں کو گراتے رہے
نبیؐ کے چچا زاد بھائی بھی تھے
میرے آقاؐ جی کے جوائی بھی تھے
وہ خاتونِ جنت کے سرتاج تھے
پدر جن کے صاحبِ معراج تھے

وہ پیدا ہوئے تھے تو کعبے میں تھے
بوقتِ شہادت وہ سجدے میں تھے

جو مشکل میں ہم نے پکارا انہیں
دیا آپؓ نے پھر سہارا ہمیں
بڑی شان والے ہیں مولیٰ علیؓ
تیری زاہدہ ہے نظر میں تیری

786

کلام نمبر 53

جنابِ فاطمہؑ بیٹی تو ہیں سالارِ امت کی
ہماری قافلہ سالار زینبؑ جس سے جنت کی
علیؑ کی زوج ہیں حسنینؑ کی ہیں والدہ پیاری
جنہیں کردی عطا ربّ تعالیٰ نے فردوس بھی ساری
تیری عظمت کے قصے ساری دنیا میں بکھیرے ہیں
کہ دیں پر مٹنے والے کربلا میں سارے تیرے ہیں
شجر اسلام کو سینچا کری خوں سے ہے آبیاری
ہوئی ہر آنکھ حیراں اور قضا بھی ہے بہت بھاری
جنہیں جام شہادت تھا مقدر وہ تو پی بیٹھے
جو غازی تھے صعوبت میں لبوں کو اپنے سی بیٹھے
درودِ پاک کا تحفہ انہیں ہم بھیجتے جائیں
علم اسلام کا کرکے بلند ہم ان کو دکھلائیں
کہ جس کے واسطے وہ شاہزادےؑ جان تک ہارے
رہے غازی صعوبت میں تو قید و غم سہے سارے
خدائے پاک نے بخشیں ہیں جن کو عظمتیں ساری
ملی ہے آلِؑ اطہر کو بڑی ہی رحمتِ باری
میری ہر سانس آلِؑ مصطفیٰؐ کے گیت گاتی ہے
محمدؐ کے گھرانے کے فسانے بھی سناتی ہے
وہ دیں کے واسطے پایہ بھولاں قافلے والے
انہیں تحسین کہتے ہیں تمہارے ماننے والے
خدا کے دیں کو سر افراز کرتے دکھ اٹھائے ہیں
پر دیں کے اعلیٰ درجے میں سبھی نے گھر بسائے ہیں
مجھے جب قافلے کی ہر مصیبت یاد آتی ہے
تمہاری زاہدہ کو خون کے آنسو رلاتی ہے

سیّدہؓ کے لاڈلوں کو شاہؑ کے پیاروں کو سلام
کربلا کو جانے والے شہ سواروں کو سلام

دینِ حق پہ جان کی بازی لگادی آپؑ نے
کی حفاظت دین کی اور جاں لٹادی آپؑ نے

دشمنوں سے تیر کھاتے شاہزادوںؑ کو سلام
اور زخمی جسم والے خانزادوں کو سلام

جو رہے ہم راہ سفر میں جاں نثاری کے لئے
اور شاہؑ کے لاڈلوں سے وفاداری کے لئے

ایسے سارے خانوادوں نگہداروں کو سلام
صبر کے پیکر تھے سارے وفاداروں کو سلام

بھوکے پیاسے تھے مگر بڑھتے رہے کٹتے رہے
کتنے تھے خوش بخت جو سرکار کے پرچم تلے

پی گئے جام شہادت ان سالاروںؑ کو سلام
قید ہونے والے عابدؑ، ماہ پاروںؑ کو سلام

اے فرات و کربلا تم نے تو دیکھا تھا سماں
دھول میں کٹ کر گرے جب سیّدوںؑ کے خانداں

جان دے کر دین بچانے والے پیاروںؓ کو سلام
فاطمہؑ اماںؑ تیرے روشن ستاروں کو سلام

ظلم کے گھیرے میں آئے دینِ حق کے جو امیں
خونِ شہدا بہہ رہا تھا سرخ تھی ساری زمیں

باقی اگلے صفحے پر

شیر خواروں کے وہ لاشے بیٹیاںؓ پیر و جواں
دیکھتیں حیراں پریشاں وہ نحیف و ناتواں

کربلا کی خاک میں وہ خون ہے جذب و نہاں
خشک لب پتھرائی آنکھیں بھی وہاں تھیں خوں فشاں

ان حسینوںؓ نازنینوںؓ غم کے ماروں کو سلام
فاطمہؓ کے دل کے ٹکڑوں دل فگاروں کو سلام

ہوں امامؐ الانبیاءؐ کے سب پیاروںؓ کو سلام
اور ان کے غم میں شامل غمگساروں کو سلام

فاطمہؓ کا سب گھرانہ طیّبوں کی ذات تھی
اور قید و بند کی کیسی بھیانک رات تھی

فاطمہؓ کی آل و عترت شیر خواروں کو سلام
قافلے میں جو تھے شامل ان کو ساروں کو سلام

اب شہیدوں کا ہے سارا قافلہ پیشِ حضورؐ
لے کے رحمتؐ عالمیں سے پی رہے جامِ طہور

اشک برسا کر سناتے ہیں غموں کی داستاں
ظلم کی زنجیر میں جکڑے ہوؤں کے ترجماں

زاہدہ کر پیش حسینؓ پریشاں کو سلام
فاطمہؓ خاتونِ جنت شیرِؓ یزداں کو سلام

میرے اللہ کی ہے یہ قدرت
کر رہی ہوں میں شاہؒ کی مدحت
احکم الحاکمین کا ہے اکرام
مجھ کو بخشی ہے پیار کی دولت
عشق آقاؒ سے ہم ہوئے سرشار
پائی ہم نے ہے نعت سے عزت
بات کرتی ہوں ہر گھڑی اُنؒ کی
گھر میں ہے اُنؒ کے نام کی برکت
نسخۂ کیمیا ہے ہاتھ آیا
وردِ صلِ علیٰ کی ہے عادت
اے خوشا بخت میرا یاور ہے
ہم کو رہتی ہے شاہؒ کی چاہت
اب ہمارا نصیب اونچا ہے
آ گئی ہے حضورؒ کی رحمت
آپؒ آجائیں میری کٹیا میں
تیری بسمل کو مل سکے راحت
میری آنکھیں بھی ہو سکیں ٹھنڈی
دیکھ لوں گر حضورؒ کی طلعت
ہیں عدو ساز باز میں ماہر
آپؒ کی نعت گو کو ہو نصرت
آپؒ کی زاہدہ پریشاں ہے
چاہتی ہے جناب کی شفقت

تیرے نثار مجھے پنج تن کا صدقہ دیں
مجھے رسولؐ خدا اپنے تن کا خرقہ دیں

ہو شاہِؐ دیں کی نگاہِ کرم میری جانب
عفو کرم کی تیرے لطف کی ہوں میں طالب

زمانے بھر میں ہوں تنہا نہیں کوئی اپنا
خدا رسولؐ کے اسماء ہی کام ہے جپنا

میں صبح و شام اسی طور سے بِتاتی ہوں
میں ذکرِ پاک سے دل کا دیا جلاتی ہوں

ذہن کو نور و ضیا سے میں جگمگاتی ہوں
حیات اپنی کے غم اس طرح بھلاتی ہوں

زخم جو ہیں مٹائے سے مٹ نہیں پاتے
ذرا سی چوٹ سے دکھتے ہیں کھل بھی ہیں جاتے

عنایتوں کی ہوا گر چلے میرے سرورؐ
تیرے کرم کی اگر بھیک بھی ملے دلبر

میں بھول جاؤں زمانے کی سنگ باری کو
یہ داستانِ ستم اور زخم کاری کو

میں پھر سے آپؐ کے دربار میں رہوں حاضر
میں روضے پاک کے جلوؤں کی بھی رہوں ناظر

نہ زاہدہ کو رہے شکوہ سنگ باری کا
ہو جلوہ روضے کا اور اس کی زرنگاری کا

زہے نصیب کہ دلدار ﷺ میرے آئے ہیں
مزاج پرسی کو غمخوار میرے آئے ہیں

نظر کریم ﷺ کے آگے میری نہیں اٹھتی
میں تیری راہوں میں بیٹھی رہوں کبھی

درود و نعت سلاموں کا اک بچھونا ہے
تیرے نثار مجھے آج اس پہ سونا ہے

تیری نذر کو میرا دل بھی اک کھلونا ہے
میرے کریم ﷺ گناہ آج اس کا دھونا ہے

گناہگار کو سرکار ﷺ آج اپنا لیں
کوئی وظیفہ رحمت بھی آج بتلا دیں

تیری کنیز ورد رکھے جس کا شام و سحر
پتے جو بات رحمت رہوں میں تیرے نگر

تو زاہدہ کو نہ غم کوئی گھیر پائے گا
تیری کنیز کا مقدر چمکائے گا

کلام 99

راحتِ جاں دلربا دلدار میرے سیّدیؐ
آج ہے تیرا کرم درکار میرے سیّدیؐ

بحرِ ظلمت میں سفینہ گھر گیا
تم لگاؤ پار میرے سیّدیؐ

ہے مقدر میں اندھیرا آگیا
بھیج دو انوار میرے سیّدیؐ

دل شکستہ ہوں مگر یہ آس ہے
پھر کھلیں گلزار میرے سیّدیؐ

ذکر کرتی ہوں تیرا صبح و مسا
رات تجھ کو سوچ کر سرکارؐ میرے سیّدیؐ

بُن رہی ہوں میں درودوں کی ردا
آپؐ سے ہے پیار میرے سیّدیؐ

کاش آئے دن کہ ہم بھی کہہ سکیں
آپؐ سے پائے ہیں کچھ انوار میرے سیّدیؐ

یا نبیؐ یا مصطفیٰؐ صلِ علیٰ
چاہتی ہے زاہدہ دیدار میرے سیّدیؐ

1

شبستانِ محمدؐ سے چلی معلوم ہوتی ہے
ہواؤں میں عجب خوشبو گھلی معلوم ہوتی ہے

گھنی چھاؤں ہے ٹھنڈک سی بھلی معلوم ہوتی ہے
یہ زلفِ مصطفےؐ ہم کو بھلی معلوم ہوتی ہے

میرے ہونٹوں پہ مدحت آگئی ہے ماہِ طیبہ کی
میری آنکھوں میں تھوڑی سی نمی معلوم ہوتی ہے

مہکتی سی ہوائیں چل رہی ہیں با ادب ہو کر
شہِ ابرار کی محفل سجی معلوم ہوتی ہے

میرے کانوں میں بھی سرگوشیاں محسوس ہوتی ہیں
یہ سرگوشی مجھے پہلے سنی معلوم ہوتی ہے

سماعت میں میری محفوظ ہے اوّل بلی کہنا
بلی کہتی ہوئی روح آج بھی معلوم ہوتی ہے

حضورِ ربِ تعالیٰ میں ہوئے سجدہ کناں تب تھے
جبیں میں آج بھی تسکیں بھری معلوم ہوتی ہے

زمانے کی کہانی تو نہیں ہم کو بھلی لگتی
ثنا معبودِ برحق کی بھلی معلوم ہوتی ہے

خدا کی حمد کہتا ہو یا نعتِ مصطفےؐ کہتا
بہت اچھی ہمیں یہ دل لگی معلوم ہوتی ہے

بہت ہوتی ہوں خوش میں روز نعتِ مصطفےؐ کہہ کر
میرے گھر میں تیری محفل سجی معلوم ہوتی ہے

ابھرتے ہیں میری سوچوں میں عنوانِ نعتِ احمدؐ کے
ذہن میں آپؐ کی مسند بچھی معلوم ہوتی ہے

میرے افکار کو فرصت ہوئی دنیا کے جھنجھٹ کی
ہدایت کی شمع گھر میں جلی معلوم ہوتی ہے

میرے لب پر تمنائے مصطفیٰؐ ہر وقت رہتی ہے
تمہاری بارگاہ میں حاضری معلوم ہوتی ہے

تیری بہشتی مہک پیارےؐ بڑی محبوب ہے ہم کو
ازل سے یہ مہک جاں میں بسی معلوم ہوتی ہے

عنایات محمدؐ مصطفیٰؐ سے ہوں بہت شاداں
عطا ہر سو محمدؐ کی بھری معلوم ہوتی ہے

یہ کس نے آ کے دستک دی پیامی بن کے کون آیا
تو پیرِ حاضری کی یہ گھڑی معلوم ہوتی ہے

ہے طائر جاں کا چہکا کلی دل کی چٹکتی ہے
گناہوں کی سیاہی بھی ڈھلی معلوم ہوتی ہے

جناب آمنہؓ اماں سلام آداب ہوں لاکھوں
میرے سر پر تیری چادر تنی معلوم ہوتی ہے

اِدھر اللہ کی رحمت ہے اُدھر سرکارؐ کی رحمت
ہماری دونوں جانب سے بہتی معلوم ہوتی ہے

مبارک زاہدہ ہو یہ تمہاری خوش نصیبی ہے
تمہارے سر پہ رحمت کی جھڑی معلوم ہوتی ہے

کلام
124

یارسولؐ اللہ جو بھی آپؐ سے منسوب ہو
آپؐ ہیں اس کے نگہباں آپؐ ہی مطلوب ہو
آگئی ہے سرخ آندھی گر پڑی ہیں بجلیاں
دشمنانِ دین نے کر دی ہیں میری کرچیاں
کوثر و تسنیم والے تھامنا اب تھامنا
لڑکھڑائے ہیں قدم دشمن کا ہے پھر سامنا
پھر ہیں نرغے میں تیرے خدام آکر دیکھئے
اور بگڑے ہیں میرے سب کام آکر دیکھیے
یارسولؐ اللہ پھر سے دیجئے ہم کو پناہ
ہاتھ میرا پکڑ کر دکھلائیے پھر کوئی راہ
میرے آقاؐ میری خاطر بابِ نصرت کھولئے
میرے دل کو ڈھارس دینے کے لئے کچھ بولئے
یارسولؐ اللہ تیرے دربار کی وہ جالیاں
اور تیری جنتوں کی پیاری پیاری کیاریاں
پھر میری تقدیر میں ہوں جاؤں جا کر دیکھ لوں
سجدہ گاہِ قدسیاں میں سر جھکا کر دیکھ لوں
کاش تیری رحمتوں کے رنگ سارے دیکھ لوں
اور تیری جنتوں میں سب نظارے دیکھ لوں
جب دعاؤں کے لئے اُٹھے ہوں میرے دونوں ہاتھ
آپؐ کا رحم و کرم سرکارؐ ہو وے میرے ساتھ
جب شکر کے واسطے سر کو جھکاؤں در تیرے
ہو قدسیوں کے لب پہ آمین دعا میرے لئے
جب میرا دامن دعاؤں کے ثمر سے بھر چکے
دونوں جانب کے فرشتے مسکرائے ہوں میرے
میری خاطر سے سجے ہوں تیری جنت میں مکاں
تیری باندی کو ہے رہنا جا کے جنت میں جہاں
اور پھر آئے اجل مجھکو بلانے کے لئے
تیری رحمت بھی کھڑی ہو ساتھ جانے کے لئے
زاہدہ پہنچے لحد میں شاہؐ کا دیدار ہو
زاہدہ کے سامنے سرکارؐ کا دربار ہو

کاش پھر دن وہ پلٹ کر آئیں
بن کے مہمان حرم میں جائیں
ہم کو اللہ کے گھر پھر سے ملے جائے نماز
گر تشکر کر دیں میرے آقاؐ شہنشاہؐ حجاز

والہانہ ہوں طوافوں پہ طوافِ کعبہ
سب نمازیں ہوں ادا میری مطافِ کعبہ

واجب طواف پڑھوں زیرِ میزابِ رحمت
چاہِ زم زم پہ جہاں بہتا ہے آبِ رحمت

یا خلیل اللہ کے قدموں کے نشانوں کے قریں
اور کبھی کعبے کے باہر ہے جو دیوارِ حسیں

پھر سے ہو جائیں وہ انداز وہ اطوار سبھی
میں رہا کرتی بہت دن تھی تیرے دوار کبھی

پھر سے اللہ کی رحمت کی تمنائی ہوں
تیرے گھر سے ہوں بہت دور تو گھبرائی ہوں

چشمِ رحمت یکشا رحمتیں تیری ہوں ادھر
از طفیلِ شہِ ابرار نبیؐ تیرے دگر

اب تو بخشش تیری رحمت کے ہوں ظاہر آثار
اور ہو زیادہ تیری پہ کرم کی بوچھار

دل پریشاں تھا میرے دل کو قرار آ ہی گیا
رحمتوں کے زیر سایہ دل فگار آ ہی گیا

مدتوں سے تھی تمنا دیکھ لوں میں اک نظر
آج امیدوں پہ موسم پُر بہار آ ہی گیا

پُر اثر ہو کر جو لوٹی میری آہِ مضطرب
ان کے دامانِ کرم میں گنہگار آ ہی گیا

چاندنی چٹکی ہوئی تھی جگنوؤں کے غول تھے
جلوۂ جاناں کو دیکھا تو خمار آ ہی گیا

میں خیالوں میں رہا کرتی تھی جس کے روز و شب
حشر کے میداں کا وہ شہسوار آ ہی گیا

دل کا موسم بھی بڑا رنگین تھا وقتِ سحر
مصطفیٰ جانِ دو عالم میرا پیار آ ہی گیا

آ گیا جو سامنے نظروں کے قبہ نور کا
ساقیٔ کوثر ہیں آئے اختیار آ ہی گیا

زاہدہ تم کو مبارک شاہؐ کا لطف و کرم
نعت گو شعراء میں تیرا بھی شمار آ ہی گیا

786

حسینوں میں سب سے حسین تجھ را
مکیں ہیں عرش پر نبی مصطفٰے

جہاں جو بھی ملتی ہے نعمت جیسے
ملے محبوبِ پیر دراں کی رحمت عطا

کرم تیرا مجھ پر جو ہر آن ہے
نہیں اس کے قابل میں بالکل ذرا

رہی تیری رحمت مجھے ڈھونڈتی
اگر میں ہوئی دور تجھ سے شہا

لگن ہو میری آل کو نعت کی
میری آل پر بھی ہو لطف و عطا

مضامین ثنا کو ملیں نت نئے
تیرے باغ طیبہ کی آئے ہوا

بہاریں رہیں گلشنِ نعت میں
کبھی نہ خزاں کا گزر ہو ذرا

رقم کر لیں دیوانِ نعت و حمد
ہو رنگ ان میں رحمت تیری کا بھرا

تیری رحمتیں نہ گوارہ کریں
کہ ہو جائیں تجھ سے کبھی ہم جدا

میرے آقا سرکار صلے علیٰ
تیری زاہدہ کی ہے یہ التجا

قلم کیوں ہے چپ میں رہی سوچتی
میرے ذہن کو کیسے اونگ آگئی
کوئی بات دو دن تلک نہ ہوئی
پریشان ہو کر میں روتی رہی
حسد کرنے والی نظر کا اثر
گیا رحمت رب سے اب جو اثر
قلم میرا رقصاں ہوا آج پھر
تو مشکورِ یزداں ہوا آج پھر
شکر میرے اللہ کرم کر دیا
ہوا ذہن بیدار تفضہ ہوا
حمد نعت کی پھر لگن آ لگی
قلم چل گیا بات بنتی گئی
میری بات کیا؟ اللہ کی بات ہے
میرے مصطفٰے کی کرامات ہے
وہ مجھ پر مہربان جب سے ہوئے
رقم حمد اور نعت تب سے ہوئے
خداوندِ عالم سمجھ کر عطا
کلامِ خدا ہی سنا اور پڑھا
بہت تھی تمنا بنوں حافظہ
مگر اچھا کیسے کروں حافظہ
تیرے نورِ قرآں کی آئے ضیا
قرد بھی ہو اچھی میری اے خدا
ہو اکرام تیرے کی ہو انتہا
حفظ زاہدہ کو قرآں اب کرا

786

دعا ہے یہ ممتا بھری یا خدا
میری التجا ہے یہ میری دعا
میری بیٹیاں میرا دل جان ہیں
مگر کس قدر وہ پریشان ہیں
میری بیٹیوں کی کٹیں زحمتیں
خدا کی اماں ہو ملیں رحمتیں
کبھی نہ کوئی غم نہ مشکل پڑے
پڑے تو بہت جلد سر سے ٹلے
رہے بیٹیوں پہ عنایت تیری
رہے ان کو ملتی ہدایت تیری
ملیں جو بھی اللہ کی نعمتیں
مبارک ہوں رحمت تیری برکتیں
سدا دین و ایمان محمود ہو
خدا کی رضا ان کا مقصود ہو
ہدایت بھی قرآں سے پاتی رہیں
سمجھ سوچ کو جگمگاتی رہیں
میری بیٹیاں حمد و نعتیں کہیں
خدا اور نبیؐ کی اماں میں رہیں
نظر میں رہیں اس مہرباں کی
محمدؐ پیارے کی ذیشان کی
حسد دشمنی ان سے جو جو کرے
تڑپ کر سسک کر وہ جل کر مرے
میری بیٹیوں کی بڑی شان ہو
جہاں سے چلیں ساتھ ایمان ہو
لحد میں دریچے کشادہ رہیں
بہاروں سے گلشن بھرے ہی ملیں
ہوں فردوس میں گھر بڑے عالیشان
دعا زاہدہ کی ہے یہ جانِ جان

کرم کی ہوائیں میری سمت آئیں
تو پیغامِ رحمت مجھے بھی سنائیں

مدینے کو جانے کی تیاری بھی کر لو
تو کچھ انتظامِ سواری بھی کر لو

چلیں قافلے سوئے مکہ مدینہ
کہ ہے آنے والا بھی حج کا مہینہ

تمہیں حجِ بیت اللہ جانے سے پہلے
جو روٹھے ہیں ان کو منانا ہے پہلے

کسی کی امانت غصب کر کے جانا
ہے قہرِ الٰہی کا بنتا بہانا

رضائے خدا پالو ہمت نہ ہارو
بنو پاک دامن تو جنت کو پالو

چلو اللہ کے گھر میں سجدے گزارو
کرو طوافِ کعبہ تہجد ادا ہو

خدا کی عنایت بھی ہر رات ہوگی
تیری حاضری جائے عرفات ہوگی

تو مزدلفہ میں رحمتیں ہی ملیں گی
فرشتوں کی افواج ہمراہ رہیں گی

طوافِ زیارت بھی کر لینا جا کر
منیٰ سے نہ گزرے کوئی رات باہر

خدا کی رضا کو ہیں قربانیاں سب
کرے دور اللہ پریشانیاں سب

رجم کرنے شیطان کو جاؤ لوگو
پلٹ کر منیٰ میں چلے آؤ لوگو

منیٰ سے پلٹ کر حرم میں جو آؤ
کبھی تم کسی پہ بھی غصہ نہ کھاؤ

کہ رحمتؐ لقب کے بھی در پہ ہے جانا
نہ گردن پہ بارِ ندامت اٹھانا

تیری زیادہ رحمتوں میں نہا لے
تو رحمتؐ لقب کی شفاعت کو پا لے

چاہتی ہوں آپؐ سے سرکار کچھ ہو دل دہی
چین آئے روح کو اور دل کی جائے بے کلی

آج ہے یلغار دشمن کی بڑے ہی جوش میں
اب نہیں اوسان میرے اور خرد بھی ہوش میں

کیجیئے حیلہ کوئی دشمن کے مٹ جائیں نشاں
یا نبیؐ محبوبِ خدا اور الامان و الامان

جب میری بے چینیاں بڑھتی ہیں میرے مصطفیٰؐ
بن گئیں باتیں میری جب بات میرے مجتبیٰؐ

میں پناہ تیری میں آ کر نعت کہتی ہوں تیری
اور سکونِ دل کی خاطر بات کرتی ہوں تیری

میں خیالوں میں پہنچتی ہوں تیرے دربار میں
اور بیاں کرتی ہوں حالِ دل تیری سرکار میں

ہے تمنا آپؐ کی ہی بات میں کرتی رہوں
ہو کے یکسو آپؐ ہی کی نعت میں کہتی رہوں

پھر بھی ہو حمدِ باری میں رواں میری زباں
اور نوکِ قلم کرتی ہو حمد تیری بیاں

میرے یہ سب مشغلے مقبول ہوں درگاہ میں
میرے اللہ کے یہاں اور بارگاہِ شاہؐ میں

یا محمد مصطفیٰؐ میں آپؐ کی بن کر رہوں
زاہدہ کے پاسباںؐ کی نعت ہی پڑھتے مروں

تیرے کرم کی دھوم ہے ہر سو پڑی ہوئی
بھر دو میرا بھی جام ہوں کب سے کھڑی ہوئی

سارا جہان پلتا ہے تیری عطا کے ساتھ
اللہ کے خزانے ہیں سرکار کے ہیں ہاتھ

اللہ کے خزانوں کے قاسم تمہیں تو ہو
خلد بریں کے مالک و ہاشم تمہیں تو ہو

ہے دسترس میں آپؐ کی کوثر ہو سلسبیل
مختارِ کل کو چاہیئے نہ اور کچھ دلیل

تیری گدا کو چاہیئے کوثر کا ایک جام
اس کے سوا عطا کریں گر رحمتِ تمام

تیرا مزاج رحمتِ پروردگار ہے
شفقت میں بھی نمایاں صفتِ کردگار ہے

نظرِ کرم کریں کہ میں ہو جاؤں نیک نام
ہر جا یہ میرا نام ہو سرکارؐ کی غلام

خالی ہیں ہاتھ میرے اے رحمتِ تمام
میرے سپرد کیجئے کچھ دینِ حق کا کام

محبوبِ ربؐ ہیں آپؐ کا اونچا بڑا مقام
بٹتی ہے عالمین میں رحمت تمہاری عام

ذاتِ کریمؐ سے کس و ناکس کو فائدہ
ہو کیوں نہ ذاتِ پاکؐ سے وابستہ زاہدہ

کلام نمبر ۹۰

1

حضرت موسیٰ پیارے تھے عظیم
تھے خدا کے راز داں پیارے کلیم

حق نے فرمایا کہ اے موسیٰ چلو
وقت کے فرعون سے جا کر کہو

وہ بدی کے راستے کو چھوڑ دے
اور جہنم سے بھی منہ کو موڑ لے

راہِ حق اپنا لے اس پر چل پڑے
اور خدائی کا بھی دعوہ چھوڑ دے

واحد و یکتا کو اللہ مان لے
اپنا خالق اپنا مالک جان لے

پیارے موسیٰ بات کرتے بولتے
اٹکتے ہکلاتے رکتے بولتے

کی دعا اللہ سینہ کر کشادہ
اور گرہیں بھی زباں کی کر جدا

علم میں کر دے اضافہ یا خدا
بات ہو آسان کر نبی پر ملا

میں کروں فرعون سے باتیں تیری
سمجھ اس کو آ سکیں باتیں میری

کہ بدی اور ظلم میں ماہر ہے وہ
کبریائی کر رہا ظاہر ہے وہ

حق نے فرمایا نہ ڈر میرے ندیمؑ
میں نے دی فہم و فراست اے فہیم

علم و دانش کا خزینہ دے دیا
تجھ کو لسانی کا تحفہ دے دیا

اب زمیں پر ڈال کر اپنا عصا
ہاتھ اپنا بغل میں تو لے چھپا

معجزہ اللہ نے یہ دے دیا
سانپ بنکر دوڑتا تھا وہ عصا

ہاتھ سے نکلیں شعاعیں نور کی
موسیٰؑ نے پائیں عطائیں نور کی

چل دیئے فرعون کی جانب کلیمؑ
لے کے نعمت علم و حکمت کی علیم

کہہ دیا فرعون کو پیغامِ حق
بے ادب گستاخ سن کر نامِ حق

حضرت موسیٰؑ کو جھٹلانے لگا
اور غرور و کبر دکھلانے لگا

پھر کہا فرعون نے للکار کر
میں کروں گا جمع ساحر جادوگر

پھر مقابل آنا کرنا بات تم
جاؤ لے کر دین کی سوغات تم

کلام نمبر ۹۰

کر دیا فرعون نے اعلان پھر
مل کے آئیں سارے ساحر جادوگر

جمع ہو کر آئے سب میدان میں
موسیٰؑ بھی پُر جوش تھے ایمان میں

رازدارِ حق مجسم با وفا
اور مقابل سارے کافر بے حیا

سحر اور جادو سے کرتے وار تھے
اور سمجھتے خود کو طرحدار تھے

ڈالتے تھے وہ زمیں پر رسیاں
دوڑتیں تھیں سانپ بن کر رسیاں

جب کلیم اللہؑ کا خدشہ بڑھا
سحر اور جادو سے دل تڑپا ذرا

اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کلیمؑ
بے خطر رہنا کہ ہو تم ہی عظیم

پاس ان کے رکھ دے تو اپنا عصا
تب بنے گا اژدھا تیرا عصا

موسیٰؑ اک جانب ہوئے رکھ کر عصا
بن گیا اک اژدھا جب پھر عصا

چند لمحوں میں ہڑپ سب کر لئے
سانپ جتنے ساحروں کے تھے پڑے

پھر حکم آیا دکھا دو معجزہ
کہ یدِ بیضا چمکتا ہے تیرا

دیکھکر اللہ کی قدرت کا نشاں
بیشتر نے لے لیا دین و ایماں

نصرتِ ربّ العلیٰ جب آگئی
قومِ موسیٰؑ کو ہدایت بھا گئی

تھا مگر فرعون کا تو دل سخت
نورِ حق سے اس کو نفرت تھی بہت

وہ ہدایت کی طرف آتا نہ تھا
کافر و ملعوں کو حق بھاتا نہ تھا

آج بھی نمرود و فرعوں کا ہے دور
ظلم کے انداز اپنائے ہیں اور

زاہدہ ان کے ظلم کا ہے شکار
یا نبیؐ امداد کی ہوں خواستگار

786

1

دو عالم کے آقا شہ دوسرا
نگاہِ کرم کیجیے بہر خدا

طلب تیرے در کی نہیں چھوٹتی
میری نیند بھی مجھ سے ہے روٹھتی

تیری باتیں کرتی ہوں میں جھومتے
خیالوں میں تیرے قدم چومتے

شہنشاہِ عالم دل و جانِ ما
میرے مصطفیٰ اے میرے دلربا

تجھے دیکھتی میں بھی شام و سحر
جو ہوتی تیری خاکِ راہِ گزر

میری سوچ میری نظر ہے اُدھر
مدینے کو جاتی ہے جو راہ گزر

صبا کو میں کہتی ہوں جا کر ذرا
یہ پیغام آقا کو دے دو میرا

کریں یاد مجھ کو جو خیر الوریٰ
چلوں سر کے بل کوئے صلّے علیٰ

مجھے دائمی راحتیں ہوں عطا
میرے سر پہ دستِ کرم ہو تیرا

ابھی تو مرض گھیرتے ہیں مجھے
بڑے کرب میں یاد کرتے تجھے

786

2

طبیبِ جہاں تیرے دار الشفا
ترا ہے ترا ہے ترا ہے ترا
تیرے در پہ آئی ہے تیری گدا
مجھے دیجیئے میرے غم کی دوا
شفائے جسم روح ہو گر عطا
ہوں ارکان اسلام آساں ادا
دو عالم میں سرکار ممتاز ہیں
نہ ہو کوئی اپنا تو دمساز ہیں
تیرا نام لیتے ہیں صبح و مسا
کریں جود آقا کرم ہو تیرا
کبھی چوم کر نامِ اقدس تیرا
میں ہر روز کرتی ہوں رب سے دعا
ہو وقتِ قضا سامنے مصطفیٰ
لحد میں ملے نورِ صلِ علیٰ
رہوں روز و شب تیری سرکار میں
کروں پیش نعتیں بھی دربار میں
چراغاں ہو مرقد میں محفل سجے
تیرا عید میلاد برپا رہے
تیری بارگاہ میں رہے زاہرہ
تیری نسبتوں کا ملے فائدہ